بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹون نمبر ۴۹

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاِنَّ اللّٰہَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۴ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ | ۲۲ ہجرت ۱۳۴۸ھش | ۲۲ مئی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۱۷

تعلیم القرآن کا دورِ جدید

"ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ ہمہ تن اور ہر آن علومِ قرآنی کے حصول کے لئے کوشش میں مصروف رہے"

(ارشاد امام ایدہ اللہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم القرآن کے نئے دور کا اعلان کرتے ہوئے موصی صاحبان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"کچھ عرصہ ہوا موصیوں اور موصیات کی تنظیم قائم کی گئی تھی اس لئے جہاں جہاں یہ تنظیم قائم ہوئی ہو۔ اس کے صدر صاحبان اور موصیات میں سے جو نائب صدر ہیں وہ

۱۔ ایک ماہ کے اندر اندر جائزہ لیکر رپورٹ کریں کہ ان کے حلقہ میں کس قدر موصی ہیں۔

۲۔ ان میں سے کس قدر قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں ان میں سے کتنے قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں اور جو موصی یا موصیات قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں یا جانتی ہیں ان میں سے کتنے قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظامِ وصیت کی بنیاد اپنے اموال کے دسویں حصہ کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر نہیں رکھی تھی بلکہ یہ تو ایک سنگلاخ جنگل تھا جو موصیوں کے سامنے رکھا گیا تھا۔ اصل غرض جس کے لئے نظامِ وصیت کو قائم کیا گیا تھا۔ وہ کامل تقویٰ کا حصول اور انسان کو ان روحانی رفعتوں کے حصول کے مواقع حسب استعداد بہم پہنچانا تھا جو انسان اپنے رب سے نئی زندگی حاصل کرنے کے بعد حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے ہر وہ شخص جو موصی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے کی کوشش کرتا ہو"

پھر حضور نے فرمایا:

"تیسری ذمہ داری آج میں ہر موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے یہ ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے انصار اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"انصار اللہ کو آج میں کہنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کی تعلیم کے سلسلہ میں آپ پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری تو خود قرآن کریم سیکھنے کی ہے اور ایک ذمہ داری ان لوگوں (مردوں اور عورتوں) کو قرآن کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دو ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد تر ان کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہوں"

پھر حضور خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خدام الاحمدیہ کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ اشاعتِ اسلام کا بڑا بوجھ آپ کے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ کوئی ایک طفل یا کوئی ایک نوجوان بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو احمدیت کے مقصد سے غافل رہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی سے غافل رہے جو ہمارے رب نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے طور پر بحیثیت خدام الاحمدیہ اس بات کا جائزہ لے اور نگرانی کرے کہ کوئی خادم اور طفل ایسا نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتا ہو یا مزید علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کر رہا ہو"

پھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ لجنہ اماء اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اسی طرح لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کرے کہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ ان لوگوں کی نگرانی میں جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے قرآن کریم پڑھ رہی ہیں یا نہیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ہم پوری طاقت کے ساتھ پوری ہمت کے ساتھ اور

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ضروری اطلاع: آئندہ اتوار ۲۵ ہجرت ۱۳۴۸ھش (۲۵ مئی ۱۹۶۹ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بعض دیگر جماعتی مصروفیات کے پیشِ نظر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ عام ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ احباب مطلع رہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

۔۔ ربوہ ۲۱ ہجرت مکرم شمس الحق صاحب ہدایت اللہ ربوہ گزشتہ کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

۔۔ چک لالہ ۲۰ ہجرت (بذریعہ تار) مکرم مبین الحق صاحب شمس بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ وہ اپریشن کی غرض سے ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے بھی دعا کریں

جلسہ ہائے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

مرکزی حکومت نے عید میلاد النبی کے موقعہ پر جو ۲۹ مئی کو ہوگی سارے ملک میں عام تعطیل کا اعلان کیا ہے اور تمام محکموں کے سربراہوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ یہ تقریب سعید شایانِ شان طور پر منانے کے مناسب انتظامات کریں۔ (نوائے وقت ۱۴ مئی)

جماعت احمدیہ اس تقریب پر جلسہ ہائے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کرتی رہی ہے۔ امسال بھی نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے تمام جماعتوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں جلسے منعقد کریں اور سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تقاریر ہوں اور اس جلسہ میں ایک تقریر اس موضوع پر رکھی جائے۔

"حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شدید عشق اور اس کی وجوہات"

اور رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ ہجرت ۱۳۴۸ ہش

خاتم الکتب

قرآن کریم بے شک ایک روحانی کتاب ہے لیکن اسلام میں روحانیت کوئی الگ چیز نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا کے کام ایک خاص طریق سے انجام دینے کا نام ہی روحانیت ہے۔ یہ طریق وہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ ہم کو بتایا ہے۔ بے شک قرآن کریم کی تعلیمات ہم کو روحانیت کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیار پر لے جاتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی ہدایات زندگی کے معمولی سے معمولی کام پر بھی حاوی ہیں۔ اور دنیا کا کوئی کام ایسا نہیں جو اللہ تعالےٰ کی ہدایت سے مبرّا ہو۔ چنانچہ کھانا کھانے اور پانی پینے سے لے کر نماز ادا کرنے اور روزہ رکھنے تک کے جتنے کام انسان کرتا ہے سب پر صبغۃ اللہ حاوی ہو تو وہی کام روحانیت کا حامل بن جاتا ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس پر اللہ تعالےٰ کے احکام کا عمل دخل نہ ہو۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ مسلمان کو ہر کام کے لئے دعا سکھائی گئی ہے۔ اور ہر کام شروع کرنے کے لئے بسم اللہ پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ دنیا کا اور دین کا کوئی کام ایسا نہیں ہے جو دین سے باہر ہو قرآن کریم انسان کی یہی ذہنیت بنانا چاہتا ہے کہ ہم جو دنیا کا کام بھی کریں اس کو دینی رنگ میں رنگین کرنا چاہیئے۔ ورنہ وہ کام خواہ آپ کی حسب دلخواہ سرانجام بھی پا جائے ضیاع کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

دین اور دنیا کے کاموں کی جو تقسیم کی جاتی ہے وہ ایک مسلمان کے نزدیک کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اگر اس کے یہ معنی لئے جائیں کہ دنیا کا کام وہ ہے جو دین کے خیال سے علیحدہ ہو کر سرانجام دیا جائے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایک مسلمان کے لئے تو کوئی کام خواہ اس کو کسی لحاظ سے کتنا بھی دنیوی کام کہا جائے دینی ہی ہوتا ہے وہ سوتا ہے یا جاگتا ہے کھاتا ہے یا پیتا ہے۔ چلتا ہے یا دوڑتا ہے یا بیٹھتا ہے۔ الغرض کوئی بھی حرکت کرتا ہے اگر وہ اللہ تعالےٰ کے نام سے نہیں کرتا تو وہ مسلمان بھی نہیں کہلا سکتا۔

دنیوی اور دینی کام صرف ایک مصنوعی تفریق ہے جو مثلاً عبادت کرنے اور روزی کمانے کے شغل کے پیش نظر کی گئی ہے۔ ورنہ ایک مسلمان کے نزدیک تو جس طرح نماز پڑھنا ایک دینی کام ہے۔ اسی طرح اسلامی شرائط کے ساتھ حلال کمائی کرنا بھی دین ہے۔ اور جو لوگ اس مصنوعی تفریق کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا تو حرام یا حلال خواہ کسی طریقے سے کمائی جائے کوئی حرج نہیں البتہ نماز روزہ کی پابندی کر لی جائے تو یہ خیال اسلام کے نزدیک منافقت ہے جس سے بڑھ کر اسلام میں کوئی بُری بات نہیں۔

قرآن کریم کو خاتم الکتب بھی کہا جاتا ہے جس کے معنی یہی ہیں کہ اب کوئی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدایت نازل نہیں ہو سکتی جو قرآن کریم سے باہر ہو اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کو ذکرٌ للعالمین فرمایا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اب جتنے عالم موجود ہیں اور آئندہ قیامت تک جتنے عالم آنے والے ہیں سب کے لئے قرآن کریم ہی نصیحت کے لئے کافی ہے۔ اس سے باہر اب کوئی ایسی سچائی نہیں جو انسانی زندگی کے

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خیر خواہی اور نیکی میں تعاون

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ حَاجَۃِ الْعَبْدِ مَا دَامَ الْعَبْدُ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ۔

(ترجمہ) حضرت زید بن ثابت بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس وقت انسان کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے۔ جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشاں رہے۔

ہم کے لئے ضروری ہو اور وہ اس میں موجود نہ ہو۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اسی لئے اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے کہ جیسے تمام کمالات متفرقہ جو انبیاء میں تھے۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کر دیئے۔ اسی طرح تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے۔ وہ قرآن شریف میں جمع کر دیئے۔ اور ایسا ہی جس قدر کمالات تمام امتوں میں تھے۔ وہ اس امت میں جمع کر دیئے۔ پس خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ہم ان کمالات کو پالیں۔ اور یہ بات بھی بھولنی نہیں چاہیئے۔ کہ جیسے وہ عظیم الشان کمالات ہم کو دینا چاہتا ہے۔ اسی کے موافق اس نے ہمیں قویٰ بھی عطا کئے ہیں۔ کیونکہ اگر اس کے موافق قوے نہ دیئے جاتے تو پھر ہم ان کمالات کو کسی صورت اور حالت میں پا ہی نہیں سکتے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص ایک گروہ کی دعوت کرے تو ضرور ہے کہ وہ اس گروہ کی تعداد کے موافق کھانا تیار کرے اور اسی کے موافق ایک مکان ہو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ دعوت تو ایک ہزار آدمی کی کرے اور ان کے بٹھانے کے واسطے ایک چھوٹی سی کٹیا بنا دے۔ نہیں بلکہ وہ اس تعداد کا پورا لحاظ رکھے گا۔ اسی طرح پر خدا تعالےٰ کی کتاب بھی ایک دعوت اور ضیافت ہے۔ جس کے لئے کل دنیا کو بلایا گیا ہے۔ اس دعوت کے لئے خدا تعالےٰ نے جو مکان تیار کیا ہے۔ وہ انسانی قوے ہیں جو ان لوگوں کو دیئے گئے ہیں جو اس امت میں ہیں۔ قوے کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اب اگر بیل۔ کتے۔ یا کسی اور جانور کے سامنے قرآن کی تعلیمات کو پیش کریں۔ تو وہ نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے کہ ان میں وہ قوے نہیں ہیں۔ جو قرآن کریم کی تعلیمات کو برداشت کر سکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم کو وہ قوے دیئے ہیں کہ ہم ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں"

(ملفوظات حصہ اول ص ۳۴۰-۳۴۱)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

- اخبار الفضل -

خود خرید کر پڑھے۔

عدت کے بارے میں اسلامی شریعت کا پُرحکمت قانون

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد (ایڈیشنل)

قرآنی احکام کا امتیاز

دینِ اسلام کو یہ امتیازی فضیلت حاصل ہے کہ اس کے ہر عقیدہ کی صحت پر عقلی دلیل موجود ہے جس سے انسانی عقل و دماغ مطمئن ہو سکتے ہیں نیز اس کے ہر حکم اور عمل کی حکمت مذکور ہے جس سے انسان کو اس حکم کی پابندی کے لئے پورا شرح صدر حاصل ہوتا ہے۔ یہ امتیاز اتنا عام اور واضح ہے کہ اس سلسلہ میں کسی جگہ استثناء دکھائی نہیں دیتا۔ آپ قرآن مجید کے جس عقیدہ پر نظر کریں اسے مدلل اور معقول پائیں گے اور جس عملی حکم کو دیکھیں آپ کو اس کی نمایاں حکمت معلوم ہو جائے گی۔

میاں بیوی میں جدائی کی ناگزیر صورتیں

قرآنِ مجید نے میاں بیوی کے رشتہ کو پختہ میثاق اور مقدس عہد قرار دیا ہے قرآنی تعلیم کے مطابق یہ رشتہ دائمی ہے حتیٰ کہ موت کے ذریعہ جو عارضی افتراق پیدا ہوتا ہے میاں بیوی کے نیک وصالح ہونے کی صورت میں اسے بھی دائمی رابطہ سے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید رشتۂ ازدواج کے تقدس پر پورا زور دینے کے باوجود اس حقیقت کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ کبھی کبھار طبیعتوں کے شدید اختلاف کے باعث بعض رشتے نبھ نہیں سکتے۔ ان میں جدائی ناگزیر ہوتی ہے۔ قرآنِ مجید فرماتا ہے کہ تمام ذرائع اصلاح استعمال کرنے کے باوجود اگر میاں بیوی میں اتفاق نہ ہو سکے تو طلاق وخلع کے ذریعہ ان میں جدائی ہو سکتی ہے۔ اس جدائی کو غیر معمولی حالات میں جائز رکھنے کے باوجود اسلام نے اسے پسندیدہ قرار نہیں دیا۔ گویا اصل اسلامی روح یہی ہے کہ میاں بیوی باہمی تعاون سے رشتۂ ازدواج کو نبھاتے چلے جائیں۔

میاں بیوی میں جدائی اور علیحدگی دو طرح سے ہوتی ہے (۱) طلاق وخلع کے ذریعہ سے (۲) موت کے ذریعہ سے۔ ان میں سے ہر جدائی کو اسلام نے ایک صدمہ قرار دیا ہے اس لئے اس نے اس کے برداشت کرنے کے لئے جہاں فریقین کو صبر، حوصلہ اور توکل کی تلقین کی ہے وہاں اس نے عمیق حکمت کے مطابق بیویوں کے لئے خاص عدت بھی مقرر فرمائی ہے۔

عدت کے معنے اور حکمت

عدۃ کے لغوی معنے گنتی اور شمار کرنے کے ہیں اور اصطلاحاً عدت سے اس جگہ وہ مدت مُراد لی گئی ہے جس میں بیوی پابند ہے کہ نکاح نہ کرے اپنے گھر میں ہی رہے۔ اسلام کے اس حکم کی فضیلت کو سمجھنے کے لئے عدت کے حکم کی تفصیل پر نظر کرنی چاہیئے۔ قرآنی حکم عدت کی تفصیل پر غور کرنے سے فضیلتِ اسلام کا ایک باب انسان کے سامنے وا ہو جاتا ہے اس لئے میں ذیل میں اس قرآنی تفصیل کو مختصراً ذکر کرتا ہوں اس سے ایک تو شریعت کے حکم کا علم حاصل ہو جائیگا اور عمل کرنے میں سہولت ہوگی۔ دوسرے اسلام کی فضیلت اس پہلو سے بھی نمایاں ہو جائے گی۔

عدت کے متعلق حکم ۱

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا۔

(احزاب: ۵۰)

کہ اے مومنو! جب تم مومن عورتوں سے شادی کرو پھر تمہیں ان کے چھونے یا رخصتانہ سے پہلے طلاق دینے پڑ جائے تو تمہارے لئے ان عورتوں کے ذمہ کوئی عدت گزارنا نہیں ہے جسے تم شمار کرو گے پس ان کو مناسب سامان دے کر اور بہتر طریق پر رخصت کر دو۔"

اِس آیت میں مطلقہ عورتوں کو شریفانہ طور پر کچھ سامان دے کر رخصت کرنے کے حکم کے ساتھ یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ غیر ممسوسہ عورتوں کے لئے عدت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ ان کا رخصتانہ نہیں ہوا اور میاں بیوی کی خلوت صحیحہ نہیں ہوئی اس لئے بچہ کے ہونے کا کوئی سوال نہیں اس لئے ایسی صورتوں میں عورت کو طلاق ملنے پر یا خاوند کے فوت ہو جانے پر اس پر کوئی عدت واجب نہیں ہوتی۔ گویا عدت کی حکمت کی صراحت کر دی کہ اس سے اختلاط نسل کی خرابی کو دُور کرنا بنیادی مقصد ہے۔ صورتِ بالا میں اس کا کوئی عقلی امکان بھی نہیں اس لئے عدت کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ ظاہر ہے کہ غیر ممسوسہ کے لئے عدمِ عدت کا جو حکم طلاق کی صورت میں ذکر ہوا ہے وہی حکم خاوند کی وفات کی صورت میں ہوگا۔ یعنی اگر خاوند کی وفات اس سے پیشتر ہو جائے کہ میاں بیوی کا اجتماع ہوا ہو تو اس کی بیوی کے لئے عدت واجب نہیں ہے۔

اس آیت میں طلاق کے باوجود مہر کی ادائیگی کا ذکر نہیں کیونکہ اس جگہ وہ صورت مذکور ہے جبکہ مہر مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ جہاں مہر مقرر ہو اور طلاق قبل از رخصتانہ واقع ہو جائے۔ اس کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے:۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔

(بقرہ: ۲۳۷)

کہ اگر تم بیویوں کو چھونے سے پہلے طلاق دیتے ہو اور تم نے مہر مقرر کیا ہوا ہے تو مقررہ مہر کا صرف نصف تم پر واجب الادا ہوگا سوائے اس کے کہ وہ عورتیں نصف لینے سے درگزر کر دیں اور نصف بھی نہ لیں یا وہ شخص درگزر کرے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے یعنی خاوند نصف سے بڑھا کر پورا ہی مہر ادا کر دے۔ گویا نصف مہر رکھنے کا اسے حق تھا مگر وہ درگزر کرتا ہے اور سارا مہر ہی مطلقہ بیوی کو ادا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے مردو! تمہارا درگزر کرنا تقوےٰ کے زیادہ قریب ہے اور تم باہم احسان وفضیلت کے طریق کو مت بھولا کرو۔ اللہ تعالےٰ تمہارے کاموں کو دیکھنے والا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ بیوی کو چھونے سے قبل اگر طلاق دی جائے تو مہر مقرر ہونیکی صورت میں نصف مہر ادا کرنا لازمی ہے۔ اگر مہر مقرر نہ ہو تو محض کچھ سامان دیکر رخصت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہر دو حالتوں میں ایسی مطلقہ پر عدت لازم نہیں

عدت کے متعلق حکم ۲

عدت کے سلسلہ میں پہلا حکم یہ ذکر ہوا ہے کہ اگر جدائی قبل از رخصتانہ ہو تو بیوی کے ذمہ کوئی عدت نہیں۔ اس میں یہ صاف اشارہ ہے کہ عدت کا اہم مقصد یہ ہے کہ کسی قسم کا اختلاط نسل کا امکان نہ ہو۔ چونکہ اس صورت میں اس امکان کا شائبہ بھی موجود نہیں اس لئے اس صورت میں عدت کی ضرورت نہیں۔

دوسرا حکم اُس صورت کے لئے ہے جبکہ بیوی حاملہ ہو۔ جب خاوند کی وفات یا اس کے طلاق دینے کے وقت عورت حمل سے ہو تو اس کی عدت کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

(طلاق ع ۱)

کہ حاملہ عورتوں کی عدت ان کا وضع حمل ہے۔ بچہ پیدا ہو جانے کے بعد ان کی عدت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ مدت تھوڑی ہو یا زیادہ، حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔ یہ حکم مطلق ہے یعنی مطلقہ اور متوفی عنہا زوجہا ہر دو صورتوں پر حاوی ہے۔ فقہاء کا بھی یہی مذہب ہے۔ (نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۲۲۱)

عدت کے متعلق حکم نمبر ۳

قرآن کریم نے حائضہ عورتوں کی عدتِ طلاق اور غیر حائضہ عورتوں کی عدتِ طلاق میں ایک فرق رکھا ہے۔ وہ فرق یہ ہے کہ جن عورتوں کو ایامِ ماہواری آتے ہیں اگر انہیں طلاق دی جائے تو ان کے متعلق فرمایا:۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ

(البقرہ ع ۲۸)

کہ مطلقہ عورتیں تین حیض کی مدت تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ یعنی وہ اس عرصہ میں دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتیں۔

عدت کے متعلق حکم نمبر ۴

جن عورتوں کو کسی وجہ سے حیض نہیں آتے خواہ اس لئے نہیں آتے کہ ان کی عمر زیادہ ہے یا کسی بیماری اور عارضہ کے نتیجہ میں یہ حالت پیدا ہو گئی ہے۔ طلاق کے وقت انہیں ایامِ ماہواری نہیں آتے وہ اس سے مایوس ہیں یا ایسی صورت ہے کہ اس عورت کو کسی بیماری وغیرہ کے باعث شروع سے ہی حیض نہیں آتے۔ بہرحال غیر حائضہ عورت کو طلاق ملنے پر اس کی عدت اللہ تعالےٰ نے تین ماہ مقرر فرمائی ہے۔ فرمایا:۔

وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ
مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ
فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ
وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ

(طلاق ع ۱)

کہ جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہیں یا اتنی حیض آئے ہی نہیں ان کی عدت تین ماہ ہو گی۔

ایک قابلِ غور نکتہ

عدت کی ایک غرض تو اختلاطِ نسل سے حفاظت ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے ایک دوسری غرض یہ ہے کہ عرصۂ عدت میں طلاق کی صورت میں فریقین کو اپنے حالات اور اپنے فیصلے پر ٹھنڈے دماغ سے فیصلہ کرنے کا موقع مل جاتا ہے تاکہ اگر وہ محسوس کریں کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے تو حسبِ قواعد شرعیہ رجعی طلاق کی صورت میں رجوع ورنہ دورانِ عدت نکاح جدید کر سکیں۔ گویا کم و بیش تین ماہ کا عرصہ شریعت نے اس لئے مقرر کر دیا کہ طرفین پُرسکون دماغ کے ساتھ پھر حالات کا جائزہ لے سکیں۔ اور آئندہ پیش آنے والی مشکلات پر بھی نظر کر سکیں۔ پھر اگر چاہیں تو اپنے فیصلہ پر نظرِ ثانی کر سکیں۔

اس میں بھی یہ لطیف نکتہ ہے کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے حتی الامکان میاں بیوی رشتۂ ازدواج کو قائم رکھیں۔ اور جدائی صرف اور صرف ناگزیر حالات میں ہو۔ حائضہ ہونے کی صورت میں عدت ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ قرار دی اور غیر حائضہ کے لئے ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ مقرر فرمائی ہے۔ اس میں بھی اشارہ ہے کہ رجوع کی ترغیب کے علاوہ اس کے مواقع بھی مہیا ہو سکیں۔

عدت کے متعلق حکم نمبر ۵

جب میاں بیوی میں جدائی اس طرح واقع ہو جائے کہ خاوند فوت ہو جائے اور بیوی زندہ رہ جائے تو ایسی عورتوں کے لئے بھی اللہ تعالےٰ نے عدت مقرر کی ہے۔ فرمایا

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ
اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

(البقرہ: ۲۳۴)

کہ جو مسلمان فوت ہو جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں۔ ان بیویوں کا فرض ہے کہ چار ماہ دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں یعنی یہ عرصہ ان کی عدت کے لئے مقرر ہے۔ وہ اس عرصہ میں کسی جگہ نکاح نہیں کر سکتیں۔

عدت کی ایک حکمت تو اختلاطِ نسل سے حفاظت ہے جیسا کہ آیتِ کریمہ

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ
يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ۔

(البقرہ: ۲۲۸)

میں صراحت موجود ہے۔ طلاق والی جدائی میں دوسری حکمت رجوع کی طرف توجہ دلانا ہے اور جوش میں کئے گئے فیصلہ پر ٹھنڈے دل و دماغ سے نظرِ ثانی کرنے کا موقع دینا ہے۔ مُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا کی صورت میں حمل والی صورت کے علاوہ عدت کی مدت طلاق والی عدت سے مختلف ہے۔ یعنی کم و بیش چالیس دن زیادہ ہے۔

اس خاص عدت میں حکمت

سوال پیدا ہوتا ہے کہ متوفی عنہا زوجہا کی عدت عام مطلقہ عورتوں کی عدت سے زیادہ کیوں رکھی گئی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تفاوتِ حالات کے باعث یہ حکمت پر مبنی اختلاف پیدا ہوا ہے۔ طلاق والی جدائی میں عورت کو صدمہ تو ہوتا ہے مگر باہمی تنازعہ اور کشمکش کے باعث وہ صورت نہیں ہوتی جو خاوند کی وفات والی جدائی پر ہوتی ہے۔ ہر دو قسم کی جدائی کا علیحدہ علیحدہ اثر عورت کی ذہنیت اور اس کے جسمانی نشوونما پر پڑتا ہے جس کے نتیجہ میں پیٹ کے بچہ کی نشوونما میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ یہ تو اطباء اور ماہر ڈاکٹروں کا کام ہے کہ اس کا طبی جائزہ لے کر قرآن پاک کی اس حکمت کو زیادہ روشن کریں مگر ایک عام آدمی بھی جانتا ہے کہ طلاق اور وفات والی جدائی عورت پر الگ الگ رنگ میں اثر انداز ہوتی ہے اور اس سے پیٹ کے بچہ پر اثرات میں نمایاں فرق پڑ جاتا ہے۔ اس لئے ایک تو اس وجہ سے اللہ تعالےٰ کی حکیم کتاب میں ہر دو عدتوں میں فرق رکھا گیا ہے۔ دوسرے طلاق کی جدائی کا صدمہ اور نوعیت کا ہے اور وفات کی جدائی کا صدمہ بالکل اور رنگ کا ہے۔ ان دونو صدموں کو برداشت کرنے اور ان کے بعد کے فیصلوں کو صحیح رنگ دینے کے لئے عدتوں میں فرق ہونا ایک طبعی اور فطرتی بات ہے۔ قرآنِ کریم نے تعلق زوجیت کے اس دنیا میں طبعی طور پر منقطع ہو جانے پر یعنی موت پر عورت کے جذبات کے پیشِ نظر چار مہینے دس دن کی لازمی عدت کی پابندی کے علاوہ ایک اور لطیف اشارہ یہ فرمایا ہے کہ ایسی خواتین کے لئے مستقبل کے بارے میں غور کرنے کے لئے زیادہ وقت کی ضرورت ہے۔

قرآنِ کریم نے مومنوں کو تاکیدی حکم دیا ہے

فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

(طلاق ع ۱)

کہ طلاق ایسے وقت پر دینی چاہیئے جب عدت کا شمار درست طور پر ہو سکے۔ احادیث میں صراحت ہے کہ صحیح طلاق کا طریق یہ ہے کہ ایسے طہر کی حالت میں طلاق دی جائے جس میں مقاربت نہ ہوئی ہو۔ یہ پابندی بھی طلاق سے رجوع یا نئے نکاح کی گونہ ترغیب کا رنگ رکھتی ہے۔ عدت کے شمار کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:۔

وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ

(الطلاق ع ۱)

کہ عدت کی گنتی احتیاط سے کرنی چاہیئے کیونکہ اس پر خاندانوں کے مستقبل کا دارومدار ہے۔

پس عدت شریعتِ اسلامیہ کا ایک اہم اور نہایت پُرحکمت حکم ہے اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ معاشرہ کی پاکیزگی، باہمی تعلقات کی بہتری اور مطلقہ و متوفی عنہا زوجہا کے مستقبل کے بارے میں مناسب فیصلوں کے لئے مواقع فراہم کر دئے گئے ہیں اور اختلاطِ نسل کے قبیح خطرہ سے ہر طرح محفوظ و مصئون کر دیا گیا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ادائیگی زکوٰۃ اموال بڑھاتی
اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ صرف آپ کے عزم اور ارادہ کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل)

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم شریف احمد صاحب انجینئر مرحوم

(محترم اہلیہ صاحبہ مفتی محمد حسن صاحب بنت مکرم شریف احمد صاحب مرحوم)

میرے بہت ہی شفیق ہمدرد اور غمگسار ابا جان مکرم شریف احمد صاحب انجینئر ۴۰ سال کی عمر میں ۲ فروری کو حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فی الحال کراچی ہی میں امانتاً دفن کیا گیا۔

ہمارے والد صاحب نے ہم سب کی دینی و دنیاوی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور دلی ہمدردی اور خلوص کے ساتھ پورے خاندان کی راہ نمائی کرتے رہے۔ ہمارے خاندان میں سب سے پہلے والد صاحب کے ماموں عبدالخالق صاحب مرحوم نے احمدیت قبول کی ان کے ذریعہ والد صاحب احمدی ہوئے ماموں صاحب مظفر نگر میں رہتے تھے وہاں اور بھی چند افراد نے ان کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ ابا جان نے ۱۹۲۵ء میں بیعت کی ۱۹۲۷ء میں قادیان گئے اور جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ اسی سال وصیت بھی کر دی۔

جب ہم نے ہوش سنبھالا تو والد صاحب کو ہماری تعلیم کا فکر ہوا۔ اس وقت تک والدہ صاحبہ احمدی نہیں تھیں اس لئے آپ چاہتے تھے کہ ہماری تربیت احمدیت کے ماحول میں ہو اور ہم دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔ قادیان کے محلہ دارالفضل میں مکان بنوایا اور غالباً ۱۹۳۶ء میں ہمیں والدہ صاحبہ کے ہمراہ قادیان بھیجدیا قادیان جا کر ہم پہلی دفعہ اسکول میں داخل ہوئے اور ہم سب نے ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔

والد صاحب کی شدید خواہش تھی کہ والدہ صاحبہ بھی احمدی ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا جب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے المصلح الموعود ہونے کا دعویٰ کیا تو والدہ صاحبہ بھی بر بنائے رغبت احمدی ہو گئیں۔

جب والدہ صاحبہ قادیان گئیں تو وہ کچھ بیمار تھیں اور پنجابی زبان بالکل نہیں سمجھتی تھیں۔ اسلئے شروع شروع میں بہت پریشان ہوئیں کچھ دنوں کے بعد ایک خاتون ہمارے ہاں کام کرنے لگیں۔ انہوں نے حضور کے خاندان میں بھی کام کیا تھا اور بہت اچھی طرح اردو جانتی تھیں ان کے ذریعہ والدہ صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ہاں جانے لگیں۔ آپ کی کوٹھی ہمارے مکان کے قریب ہی تھی۔ اسی دوران کسی طرح حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ کوئی خاندان آیا ہے جو نئے ماحول کی وجہ سے پریشان ہے۔ آپ ازراہ شفقت دو تین مرتبہ تشریف لائیں اور بہت تسلی دی۔ آہستہ آہستہ ہم لوگ نئے ماحول سے مانوس ہو گئے پھر تو چند ہفتہ قادیان سے باہر رہنا مشکل ہوتا۔ تقسیم ہند تک ہم لوگ قادیان ہی میں رہے۔

جب ربوہ کی زمینیں فروخت ہوئیں تو ابا جان نے بھی زمین خریدی اور اپنی پہلی فرصت میں دارالبرکات میں مکان بنوایا اور والدہ صاحبہ وہاں رہنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی موقعہ دیا میں نے ربوہ رہ کر اپنے بچوں کو دینی ماحول میں ابتدائی تعلیم دلائی اور اب میری چھوٹی بہن وہاں رہتی ہے اس کے بچے پڑھ رہے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کے مرکز میں بنائے ہوئے مکانوں کو ہم سب کے لئے بابرکت بنایا۔ ہم نے اور ہمارے بچوں نے دینی تعلیم حاصل کی اور مرکز میں رہ کر حضور کے خاندان میں اور دوسرے بزرگوں کی خدمت میں بار

. . . . . .

. . . . . .

بار حاضر ہونے کا موقع ملا۔ ہمارے خاندان میں اور کوئی احمدی نہیں تھا۔ اس وجہ سے والد صاحب کو لڑکیوں کے رشتہ کے بارے میں بہت پریشانی اٹھانی پڑی اس سلسلہ میں انہوں نے صرف نیک اور دیندار لڑکوں کو ترجیح دی مال و دولت اور دنیاوی عہدوں کا خیال نہ تھا۔ والد صاحب نماز باجماعت ادا کرتے تھے قرآن مجید پڑھتے اور بہت توجہ سے معانی پر غور کرتے تاکہ ترجمہ یاد رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بہت بھروسہ تھا کوئی مشکل یا پریشانی ہوتی تو خود بھی دعا کرتے اور ہمیں بھی تسلی دیتے اور کہتے دعا کرو۔ مولیٰ کریم سب ٹھیک کر دے گا۔ پاکستان آکر گورنمنٹ سروس کے دوران گجرات مردان، پشاور اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں رہتے رہے۔ ہر جگہ کی جماعت سے آپ فوراً ہی تعلق قائم کرتے اور اس بات کا خیال رکھتے کہ جماعت کے کسی شخص کو کوئی پریشانی ہو یا مدد کی ضرورت ہو تو اس کی تکلیف دور کرنے میں کوشش کریں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں احمدیت کی وجہ سے والد صاحب پر ایک مقدمہ قائم کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے کئی سال پریشانی اٹھانی پڑی اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اور بزرگوں کی دعاؤں سے عزت کے ساتھ بری کیا اور پھر آپ ریٹائر ہو گئے۔ جب سے ہم قادیان گئے تھے مجھے یاد نہیں کہ اس کے بعد سے کسی جلسہ میں شمولیت نہ کی ہو۔ جلسہ سے واپسی پر سلسلہ کی جو نئی کتب شائع ہوئی ہوتیں ان کا تبادلہ ساتھ ہوتا اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور دوسری بہت سی سلسلہ کی کتب آپ کے پاس موجود تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جب بھی کسی چندہ کی تحریک فرماتے تو والد صاحب فراخدلی سے اس میں حصہ لیتے اور جلد ادا کرنے کی کوشش کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ربوہ میں مسجد اقصیٰ بنانے کا ذکر فرمایا۔ تو فراخدلی سے حصہ لیا اور ۱۹۵۴ء میں ہی چندہ ادا کر دیا اس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول کی مسجد زیر تعمیر تھی۔ اس کے لئے خرچ کی ضرورت تھی اسلئے سلسلہ کی طرف سے وہ رقم اسکول کی مسجد میں لگا دی گئی تقسیم ہند کے وقت قادیان میں تو سب سامان رہ گیا تھا۔ حتیٰ کہ زیور وغیرہ بھی۔ مگر بریلی سے بھی کچھ نہ آسکا بلکہ ملازمت چھوڑ کر آنا پڑا۔ ایسے مشکل حالات میں بھی بالکل نہ گھبراتے۔ یہی کہتے تھے پہلے بھی خدا تعالیٰ نے دیا تھا اب بھی وہی دے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل و کرم کیا رقم دیا کہ سب پر خرچ کرتے تھے۔ مگر کمی نہ آتی تھی اللہ تعالیٰ نے ایسا غنی دل دیا تھا کہ اولاد، عزیز، دوست یا غیر جس کو جیسی ضرورت ہوتی اس پر خرچ کرتے اس کی ضرورت پوری کر کے خوش ہوتے اور کبھی خیال بھی نہ کرتے کہ کسی کے ساتھ کچھ کیا ہے۔ اگر کوئی قرضہ لیتا تو جب جی چاہتا واپس کر دیتا خود کبھی نہ مانگتے نہ ہی کسی کے سامنے ذکر کرتے کہ اس شخص پر قرضہ ہے یا اس نے ادا نہیں کیا۔ اس بات کی بڑی خواہش ہوتی تھی کہ ان پر ایسا وقت نہ آئے کہ وہ پیسے کے معاملہ میں کسی کے محتاج ہوں یا ایسی بیماری ہو جس میں کسی سے خدمت لینی پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دی۔ صبح کو بالکل اچھی حالت میں کام پر گئے واپسی میں گھر کے قریب پہنچ کر معلوم نہیں کمزوری محسوس ہوئی یا چکر آیا نیچے بیٹھ گئے اور اسی لمحہ اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے ہمیں تو اتنا موقع بھی نہ ملا کہ ہم اپنے خالق کے آگے انکی زندگی کے لئے دعا ہی کر لیتے والد صاحب نے تو ہمارے لئے بہت کچھ کیا۔ سب سے بڑی نعمت احمدیت کا نور ہے جو والد صاحب کے ذریعہ ہمیں ملا۔

احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم نیک اعمال بجا لائیں احمدیت کے سچے خادم بنیں اور ہمارے نیک کاموں کا ثواب والد صاحب کو بھی پہنچتا رہے۔

والدہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں اور بہت کمزور ہیں ——— احمدی بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کے ساتھ لمبی زندگی دے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمادے آمین۔

ضروری اعلان برائے امتحان ناصرات الاحمدیہ

لجنات اماء اللہ کو ناصرات الاحمدیہ کے امتحان کے پرچے بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اس امتحان کے متعلق چند ضروری ہدایات درج ذیل ہیں۔

معیار اول کی وہ بچیاں جو معیار دوم اور سوم کا نصاب نہیں جانتیں انہیں یہ دونوں امتحانات ضرور دینے چاہئیں اسی طرح معیار دوم کی بچیاں معیار سوم کے نصاب کا امتحان بھی دیں۔ دو یا تین پرچے دینے والی بچیوں کو وقت زیادہ دیا جائے گا۔ پرچوں کے ساتھ اسبات کی تصدیق بھی آنی چاہیئے کہ آیا ان لڑکیوں نے وقف جدید کا چندہ ادا کر دیا ہے یا نہیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۵۶۳

میں حسین بی بی بیوہ امام دین صاحب قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر ... ۴۵۰ روپے
۲- زیور طلائی دو تولے ... ۲۴۰ "
۳- مکان واقع پیرکوٹ ... ۱۲۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار بچوں کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- حسین بی بی
گواہ شد :- محمد شریف ولد پیر محمد صاحب اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد :- محمد شریف صدر جماعت احمدیہ پیرکوٹ۔ ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۹۵۶۴

میں ادریس احمد ولد مہر الدین صاحب قوم گل پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- ادریس احمد بقلم خود
گواہ شد :- حمید اللہ سیکرٹری مال دارالرحمت غربی ربوہ
گواہ شد :- عبد الرفیق آصف دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۵۶۵

میں محمودہ بیگم زوجہ محمد صدیق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۷/۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرڑ چک ۲۵ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر ... ۴۰۰ روپے
۲- زیور طلائی دو تولے
مالیتی ... ۳۰۰ "

کل جائیداد ... ۷۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ :- محمودہ بیگم
گواہ شد :- غفور احمد بقلم خود
گواہ شد :- فضل الدین سیکرٹری مال

مسل نمبر ۱۹۵۶۶

میں سید محمد دلدار سبحان صاحب قوم مہر پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال بیعت قریباً ۱۹۲۰ء ساکن چک ۲۲/۲۵ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی اراضی سولہ ایکڑ مالیتی -/۲۰۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- سید محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۲/۲۵ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد :- جلال الدین ولد سید محمد صاحب
گواہ شد :- علم الدین ولد علی محمد صاحب

مسل نمبر ۱۹۵۶۷

میں حیدر علی ظفر ولد رستم صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اس وقت -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- حیدر علی ظفر جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد :- محمد انیس الرحمان صادق بنگالی
گواہ شد :- قاضی نعیم الدین احمد ۱۳/۲/۶۹

مسل نمبر ۱۹۵۶۸

میں انیس الرحمٰن صادق ولد قدرت اللہ صاحب قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت مجھے -/۱۰ روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- محمد انیس الرحمٰن صادق بنگالی جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد :- میر منصور احمد شیر وکالت تبشیر
گواہ شد :- محمد سرفراز کارکن دفتر وقف جدید ربوہ

مسل نمبر ۱۹۵۶۹

میں رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد سکوٹر مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد :- رانا مبارک احمد سیکرٹری مال وقائد بہاولپور
گواہ شد :- محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہاولپور
گواہ شد :- واحد بخش وصیت ۵۲۷۴ بہاولپور

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر یحییٰ خان کا اعلان

پشاور ۲۰ مئی۔ صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے سیاسی لیڈروں سے کہا ہے کہ وہ اسلام کی عظمت اور پاکستان کے استحکام کے لئے جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا تھا اس لئے اسلام کی سربلندی اور پاکستان کی بقا دو ایسی بنیادیں ہیں جس پر کسی سے کوئی سودے بازی نہیں ہو سکتی۔ وہ پشاور کا دورہ ختم کرنے کے بعد راولپنڈی روانہ ہونے سے قبل پشاور کے سیاسی لیڈروں سے اپنی بات چیت کے بارے میں اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دے رہے تھے۔

مزید تین لیڈروں کی صدر یحییٰ خان سے ملاقات

پشاور ۲۰ مئی۔ صدر یحییٰ خان نے سیاسی لیڈروں سے بات چیت کی ان میں والیٔ سوات میجر جنرل جہان زیب خان، سابق مرکزی وزیر سردار عبدالرشید کیانی اور ارباب نور محمد خان شامل تھے۔ تقریباً دو گھنٹے تک ان لیڈروں کی گفتگو جاری رہی۔

رشوت ستانی دور کرنے کے لئے کمیٹیوں کا قیام

راولپنڈی ۲۰ مئی۔ صدر پاکستان اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے پرسنل سٹاف آفیسر میجر جنرل ایس جی ایم پیرزادہ نے حسب ذیل فیصلوں کا اعلان کیا ہے۔

اعلیٰ اختیارات کی خاص کمیٹی کے علاوہ جو آرڈیننس نمبر ۹ مجریہ ۱۹۶۹ء کے تحت قائم کی گئی تھی اور جس نے کام بھی شروع کر دیا ہے۔ نچلے درجے کے سرکاری ملازموں میں انسداد رشوت ستانی کے لئے مشرقی اور مغربی پاکستان میں الگ الگ کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔

۲۔ ان میں سے ہر کمیٹی کا سربراہ ہائی کورٹ کا کوئی موجودہ یا سبکدوش جج ہوگا۔ اس کے علاوہ کمیٹی کے دو ارکان اور ہوں گے۔ ان دو ارکان میں سے ایک فوجی افسر ہوگا جو کرنل یا اس کے برابر عہدہ سے کم درجہ کا نہیں ہوگا۔

۳۔ سوائے ان افسروں کے جن پر ۱۹۶۹ء کا آرڈیننس لاگو ہے اور صوبائی حکومتوں کے درجہ اوّل کے باقی تمام افسر متعلقہ کمیٹیوں کو مقررہ تاریخوں تک اور اس طریقہ کار میں جس کی ہدایت کی جائے یا اپنے کنبہ کے دیگر افراد یا ان کی طرف سے کسی دوسرے کے نام پر خریدی ہوئی تمام منقولہ اور غیر جائیداد نیز اثاثوں کی تفصیل فراہم کریں گے۔ اسی طرح تمام خود مختار اداروں کے وہ تمام ملازم بھی جن پر آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۹ء کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اور جو صوبائی حکومت کے درجہ اوّل کے ملازم کی کم سے کم تنخواہ سے تھوڑی تنخواہ نہیں لیتے متعلقہ کمیٹیوں کو اسی قسم کے گوشوارے بھیجیں گے۔

۴۔ اگر کمیٹیوں نے ضروری سمجھا تو ممکن ہے کہ وہ ان گوشواروں میں مندرج منقولہ اور غیر منقولہ جائدادوں کے بارے میں یہ معلوم کرنے کے لئے تحقیقات کریں کہ وہ جائز اور قانونی ذرائع سے حاصل کی گئی تھیں یا نہیں۔

اپالو دہم آج چاند کے مدار میں داخل ہو جائے گا

ہوسٹن ۲۰ مئی۔ اپالو دہم تین خلابازوں سمیت اب زمین کے مدار سے نکل کر ۱۱۶۰۲ فٹ فی سیکنڈ کی رفتار سے چاند کی جانب بڑھ رہا ہے امریکہ کا یہ خلائی جہاز آج کسی وقت چاند کے مدار میں داخل ہو جائے گا۔ اپالو دہم کو کیپ کینیڈی کے اڈہ سے ایک سیٹرن پنجم کے ذریعہ خلا میں چھوڑا گیا اور روانگی سے ڈھائی گھنٹہ بعد اپالو دہم اپنے کیریر سیٹرن پنجم کی پرواز کے تیسرے مرحلہ میں زمین کے مدار سے نکل کر چاند کی جانب پوری رفتار سے بڑھنے لگا۔ کل دوپہر تک یہ خلائی جہاز ۳۰ ہزار فضائی میل چاند سے دور تھا۔ کل رات گئے پرواز کے ڈائریکٹر گلین لونے ایک اعلان میں بتایا کہ اپالو دہم بالکل صحیح سفر کر رہا ہے

اپالو دہم کے خلابازوں نے کل زمین کی طرف ٹیلیویژن کے ذریعے رنگین متحرک تصاویر بھیج کر دنیا کے کروڑوں عوام کو لطف اندوز کیا۔ خلائی جہاز جب جمعرات کو چاند کے گرد چکر لگائے گا تو اس وقت مزید رنگین تصویریں بھیجی جائیں گی۔

امریکہ سب سے پہلے چاند پر انسان اتار دے گا

کیپ کینیڈی ۲۰ مئی۔ ممتاز امریکی سائنس دان وان برون نے کہا ہے کہ اگر اپالو دہم کا مشن کامیاب رہا تو امریکہ کو چاند پر سب سے پہلے انسان اتارنے کا سنہری موقع حاصل ہو جائے گا۔ انہوں نے یہ بات خلائی جہاز اپالو دہم کی چاند کی سفر پر روانگی سے تھوڑی دیر بعد اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ مسٹر برون نے یہ بات تسلیم کی کہ بعض فنی مشکلات کے باعث اپالو ۱۱ کی روانگی میں تاخیر ہو سکتی ہے واضح رہے کہ امریکی سائنس دان اپالو دہم کے مشن کی کامیابی کے بعد اسی سال جولائی میں ایک نیا خلائی جہاز اپالو ۱۱ چاند کے سفر پر بھیجیں گے۔ اور اس کے خلاباز چاند پر پہلی مرتبہ اترنے کی کوشش کریں گے۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ ہجرت ۱۳۴۸ تک تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان میں حصہ لینے والی بہنوں کے ناموں کی فہرست مع ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے دعا فرمائی نیز فرمایا:-

جزاھن اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ہماری دیگر بہنوں کو بھی چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے چندہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے ... ... اگر تم کوئی نیکی کا کام بجا لاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے۔ اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی"

پس ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات لاشاعت اسلام، اکناف عالم میں تعمیر مساجد اور تراجم قرآن مجید کے لئے اپنے عزیز اموال پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کی برکات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں ایک خاتون ڈسپنسر کی ضرورت

جامعہ نصرت ربوہ کے لئے ایک کوالیفائیڈ خاتون ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا سکیل ۱۷۵-۵-۱۱۵ روپے ہوگا۔ خواہش مند خواتین اپنی درخواستیں مع مصدقہ نقول سرٹیفکیٹس و تصدیق پریذیڈنٹ جماعت ۳۰ مئی ۶۹ء تک بنام پرنسپل جامعہ نصرت ارسال کریں۔

(پرنسپل)

چوکیدار کی ضرورت

فضل عمر ہوسٹل میں ایک محنتی دیانتدار اور مخلص چوکیدار کی ضرورت ہے عمر ۳۰ اور ۴۰ کے درمیان ہو۔ تنخواہ کے علاوہ دو وقت کا کھانا بھی دیا جائے گا۔ صدر محلہ یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں وارڈن صاحب فضل عمر ہوسٹل کے نام آنی چاہئیں۔

فتح مکہ کے موقع پر اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ کی پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی

عرب کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی آوازیں گونجنے لگیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیات اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے جب یہ ساعت آئے گی تو اس دن خدائے واحد کی حکومت دنیا میں قائم ہو جائے گی اور شرک اور کفر دنیا سے مٹ جائے گا۔ چنانچہ دیکھ لو فتح مکہ کے بعد خدا کا وہ گھر جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ نے خدائے واحد کی پرستش کے لئے بنایا تھا اور جسے بعد میں اُن کی گمراہ اولاد نے تین سو ساٹھ بتوں سے بھر دیا تھا۔ کس طرح بتوں سے خالی کیا گیا اور کس طرح ایک ایک بت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے بیت اللہ سے باہر پھینک دیا گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایک بت پر سونٹی مارتے تھے، اور یہ کہتے جاتے تھے کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ یعنی حق آگیا ہے اور باطل بھاگ گیا ہے اور باطل تو ہے ہی بھاگ جانے والا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑے بُت ھبل پر اپنی چھڑی ماری اور وہ گر کر ٹوٹ گیا تو ایک صحابیؓ نے ابوسفیان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ابوسفیان! تمہیں یاد ہے اُحد کے دن تم نے کتنے غرور میں یہ نعرہ لگایا تھا اُعْلُ هُبَلْ، اُعْلُ هُبَلْ یعنی ہبل کی شان بلند ہو ہبل کی شان بلند ہو آج دیکھ لو تمہاری آنکھوں کے سامنے ہبل کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں۔ ابوسفیان کھسیانا ہو کر بولا بھائی یہ باتیں جانے بھی دو۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا کے سوا کوئی اور بھی خدا ہوتا تو آج ہم جو کچھ دیکھ رہے ہیں یہ کبھی نہ ہوتا اب تو ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ خدائے واحد کے سوا اور کوئی خدا نہیں۔ غرض اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ کی پیشگوئی اس روز بڑی شان سے پوری ہوئی اور عرب کے ایک سرے سے لے کر اس کے دوسرے سرے تک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی آوازیں گونجنے لگیں۔

پھر فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ میں یہ بتایا کہ الٰہی سلسلوں کی ترقی میں شیطان خواہ کس قدر روڑے اٹکائے اور کتنے ہی منصوبے کرے آخر میں خدا تعالیٰ کے نبی ہی جیتتے ہیں اور کفار کی سب تدبیریں ناکام ہو کر رہتی ہیں چنانچہ مومن تو ترقی کر جاتے ہیں لیکن مخالفین خائب و خاسر ہو کر غم و غصہ اور ناکامی و ذلت کی آگ میں جلتے رہتے ہیں۔ اور یہ دنیا ہی اُن کے لئے دوزخ ہو جاتی ہے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ میں ضمنی طور پر ایک اعتراض کا جواب بھی پایا جاتا ہے بعض لوگ سورۂ فاتحہ کے الفاظ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نسبت یہ کیوں کہا گیا ہے کہ وہ مَالِكٌ ہے یہ کیوں نہیں کہا گیا کہ وہ مَلِكٌ ہے حالانکہ مَلِكٌ یعنی بادشاہ کا تصرف مَالِكٌ یعنی قابض سے زیادہ ہوتا ہے اس اعتراض کا جواب اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ میں موجود ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ اس دن حکومت اللہ ہی کی ہوگی۔ اور وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ گویا اللہ تعالیٰ صرف مالک ہی نہیں بلکہ متصرفِ کامل یعنی بادشاہ بھی ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ آج کل کے بادشاہوں کی طرح کسی بالا قانون کا پابند ہے۔ کیونکہ وہ خود فرماتا ہے کہ بالا قانون کی پابندی صرف اس کے لئے ہوتی ہے جس کے فیصلہ میں ظلم اور استبداد پایا جائے لیکن خدا جس کے فیصلہ میں استبداد نہیں پایا جاتا اور ظلم نہیں پایا جاتا بلکہ وہ سب کے ساتھ رحم اور بخشش کا سلوک کرتا ہے اور ایسا معاملہ کرتا ہے جس کے نتیجہ میں لوگوں کو فائدہ پہنچے"

(تفسیر کبیر سورۃ حج صفحہ ۷۷، ۷۸)

محترمہ ہستانی سکینۃ النساء بیگم وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

بڑے افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل مرحوم رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب جنید ہاشمی نائب ناظر بیت المال آمد کی والدہ محترمہ سکینۃ النساء بیگم صاحبہ ۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۰ مئی ۱۹۶۹ء بروز منگل ساڑھے پانچ بجے صبح بعمر ۸۴ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی روز بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضور نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو قطعہ صحابہ خاص میں دفن کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی۔

مرحومہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات میں شمولیت کا شرف حاصل تھا، آپ ۱۸۹۷ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں۔ آپ نے ۱/۶ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ اور آپ کا وصیت نمبر ۶۷۸ تھا عربی، فارسی اردو اور فقہ و حدیث کی تعلیم گولے کی ضلع گجرات میں اپنے والد حضرت پیر محمد رمضان صاحب سے اور پھر اپنے خاوند حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل سے مکمل پڑھی اور پھر وہیں پرائمری سکول میں پڑھاتی رہیں۔ مضمون نویسی کا شوق بھی سے شوق تھا۔ پہلے ملکی اخبارات میں خاتون اور تسکین کے قلمی ناموں سے تربیتی اور اخلاقی مضامین لکھتی رہیں۔ اور پھر ۱۹۰۵ء سے البدر میں مستورات کے لئے مسز اکمل کے نام سے تربیتی اور علمی مضامین لکھنے شروع کئے۔ ۱۹۰۸ء کے جلسہ سالانہ کے بعد گولیکی سے ہجرت اختیار کر کے مستقل طور پر قادیان میں سکونت اختیار کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر قادیان میں بچیوں کا پہلا پرائمری سکول قائم کیا حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن مجید باترجمہ سبقاً سبقاً پڑھا۔ ۱۹۳۴ء میں ریٹائر ہوئیں۔ اس دوران مستورات میں خلفاء کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درس القرآن اور تقاریر کے نوٹ لے کر سلسلہ کے اخبارات میں دیتی رہیں۔ آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض بچوں کو ابتدائی تعلیم دینے کا فخر بھی حاصل تھا۔

آپ نے دو فرزند، تین پوتیاں اور دو پوتے اپنی یادگار چھوڑے ہیں، احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

درخواستِ دعا

خاکسار کے والد محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب لاہور ۲ مئی کو ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے اب اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا احباب جماعت سے محترم والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عطاء الرحمٰن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ)

تعلیم القرآن کا دورِ جدید (بقیہ صفحہ اوّل)

انتہائی کوشش کے ساتھ تعلیم القرآن کے اس دوسرے دور میں داخل ہوں"

آخر میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے عہدیداران جماعت کے بارے میں فرمایا

"جماعتی تنظیم کا یہ کام ہے کہ وہ تعلیم القرآن کے کام کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے نیز وہ یہ دیکھے کہ انصار اللہ، موصیان، خدام، لجنہ اور ناصرات کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ ادا کر رہے ہیں یا نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے" (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء / ۱۰ شہادت ۱۳۴۸ ہش)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اب پوری طاقت کے ساتھ پوری ہمت کے ساتھ اور انتہائی کوشش کے ساتھ تعلیم قرآن مجید کو جاری فرمائیں تاکہ کوئی احمدی چھوٹا ہو یا بڑا ایسا نہ رہے جو ناظرہ قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو ترجمہ نہ جانتا ہو یا تفسیر جاننے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے آمین

(ابوالعطاء جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴